178107 ـ کپڑوں کی نمائش کے لیے استعمال ہونے والے مجسمے فروخت کرنا

سوال

مانیکین، یعنی وہ مجسمہ جس پر فروخت کے لیے کپڑے پہنائے جاتے ہیں، اسے بیچنے کا کیا حکم ہے؟ بعض مجسموں کے سر ہوتے ہیں اور بعض کے سر کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مجسمے بنانا جائز نہیں، بلکہ جانداروں کی تصویروں اور مجسموں کو مٹانا واجب ہے۔

چنانچہ ابو الہیاج اسدی کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ”کیا میں تمہیں اسی کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا؟ (کوئی مجسمہ مٹائے بغیر اور کوئی اونچی قبر برابر کیے بغیر نہ چھوڑنا۔)“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر: (969)

اور جس چیز کو بنانا حرام ہو، اسے بیچنا اور خریدنا بھی حرام ہے؛ کیونکہ اللہ عزوجل جب کسی چیز کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام قرار دیتا ہے۔

جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بے شک اللہ عزوجل جب کسی چیز کا کھانا حرام قرار دیتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام قرار دیتا ہے۔) اسے احمد، (حدیث نمبر: 2673)، اور ابو داود، [حدیث نمبر: 3488] نے روایت کیا ہے۔ البانی نے اسے ”صحیح الجامع“ (5107) میں صحیح قرار دیا ہے۔

لہٰذا کپڑوں کی نمائش کے لیے استعمال ہونے والے یہ مجسمے، یعنی مانیکین، فروخت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ جانداروں کی ان تصویروں اور مجسموں میں شامل ہیں جنہیں مٹانا واجب ہے، اور انہیں بنانا، ان کا لین دین کرنا، بیچنا اور خریدنا حرام ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا مسلمان کے لیے مورتیاں اور مجسمے بیچنا، انہیں اپنا تجارتی سامان بنانا اور اس کی آمدنی سے گزر بسر کرنا جائز ہے؟

اس پر انہوں نے جواب دیا:
”مسلمان کے لیے مورتیاں اور مجسمے بیچنا یا ان کی تجارت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ صحیح احادیث سے جانداروں کی تصویریں بنانے، ان کے مجسمے کھڑے کرنے اور ان کی شکل و صورت باقی رکھنے کی مطلق ممانعت ثابت ہے۔

بلاشبہ ان کی تجارت سے انہیں رواج ملتا ہے، اور یہ انہیں بنانے اور گھروں، کلبوں اور دیگر مقامات پر نصب کرنے میں تعاون ہے۔

جب یہ کام حرام ہے تو انہیں بنانے اور بیچنے کی کمائی بھی حرام ہے۔ مسلمان کے لیے اس کمائی سے کھانے، لباس یا دیگر ضروریات کا خرچ پورا کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی اس کام میں مبتلا ہو چکا ہے تو اسے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے۔ امید ہے کہ اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى
”اور بے شک میں اسے بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے، نیک عمل کرے، پھر سیدھی راہ پر قائم رہے۔“ [طٰہٰ: 82]

ہم اس سے پہلے بھی جانداروں کی ہر قسم کی تصویریں بنانے کی حرمت کا فتویٰ دے چکے ہیں، خواہ وہ مجسم ہوں یا غیر مجسم، تراش کر بنائی جائیں، نقل کر کے، رنگوں سے یا جدید کیمرے کے ذریعے۔“ ختم شد
ماخوذ از: ”الجواب المفید فی حکم التصویر“، صفحات: 49–50۔

دوم:

جس مجسمے کا سر کٹا ہوا ہو، وہ ممنوع تصویر میں شمار نہیں ہوتا۔ اگر اس سے کوئی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہو تو اسے رکھنے اور بیچنے میں حرج نہیں، بشرطیکہ اسے کسی حرام کام میں استعمال نہ کیا جائے، مثلاً ایسے کپڑوں کی تشہیر میں جو بے پردگی، بناؤ سنگھار کی نمائش یا کفار سے مشابہت کا ذریعہ ہوں۔ یہ بھی شرط ہے کہ اس میں شرم گاہوں کی ساخت اس انداز سے نمایاں نہ کی گئی ہو جو جنسی جذبات ابھارے اور بے حیائی پھیلائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ
”نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو، اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ تقویٰ الٰہی اپناؤ، بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“ [المائدہ: 2]

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر: (98632) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم